سوال

خاوند کے والدین بہو کو طلاق دینا چاہتے ہیں لیکن خاوند طلاق نہیں دینا چاہتا

جواب

لحمد للہ.

ل :

ں کی ایک قسم تو باطل ہے، اور ایک دوسری صورت میں وہ ناقص ہوگی، باطل اس طرح کہ عورت اور مرد کا عقد نکاح اس حالت میں ہو کہ عورت کا ولی اس شادی پر موافق نہ ہو اور ولی کے بغیر شادی انجام پائے.

رح ہوگی کہ جب یہ شادی خفیہ ہو اور اس کا اعلان نہ کیا جائے، کہ مرد کی طرف سے ابتدا ہو اور عورت کے خاندان والوں کا اس کا علم بھی نہ ہو، افسوس ہے کہ بعض اسلامی ممالک میں اس طرح کی شادی پائی جاتی ہے، یہ ایسی صورت ہے جو باطل نکاح کی صورتوں میں سے ایک صورت ہے، بلکہ یہ اصل میں نکاح ہ

اس کے تفصیلی مسائل و احکام آپ سوال نمبر (45513) اور (45663) کے جوابات میں دیکھ سکتے ہیں.

م :

ر پر بیوی کے حقوق میں شامل ہے کہ وہ بیوی کے ساتھ حسن معاشرت کرے اور اس کے ساتھ بہتر اور اچھی بود و باش اختیار کرتے ہوئے زندگی گزارے اور بیوی کا احترام کرے اور اس کو ذلیل کرنے کی کوشش مت کرے.

عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا بیان کرتی ہیں کہ :

"رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ تو کبھی کسی عورت پر ہاتھ اٹھایا اور نہ ہی کسی خادم پر، لیکن آپ نے اللہ کی راہ میں جہاد کرتے ہوئے ضرور ہاتھ اٹھایا"

ر (2328).

اور حکیم بن معاویہ القشیری اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے کہا :

"میں نے عرض کیا : اے اللہ تعالی کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہم پر اپنی بیوی کا کیا حق ہے ؟

سول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

اسے بھی کھلاؤ، اور جب خود پہنو تو اسے بھی پہناؤ، اور نہ تو اس کے چہرے پر مارو، اور نہ ہی اس قبیح قول کہو، اور اس سے گھر کے علاوہ کہیں اور بستر سے علیحدہ مت ہو"

ر (2142) سنن ابن ماجہ حدیث نمبر (1850) علامہ البانی رحمہ اللہ نے صحیح ابوداود میں اسے صحیح قرار دیا ہے.

ناوی رحمہ اللہ کہتے ہیں :

بیوی کو مارنا حرام ہے، الا یہ کہ نشوز کی حالت میں"

ر (66/1).

ر شوکانی رحمہ اللہ کہتے ہیں :

یث سے یہ ظاہر ہے کہ : بیوی سے بستر کی علیحدگی اور اسے مارنا جائز نہیں، الا یہ کہ وہ کوئی واضح فحش کام وغیرہ کرے، اور حدیث میں مطلقا عورت کو مارنے کی ممانعت وارد ہے.

ر (263/6).

ر امام صنعانی رحمہ اللہ کہتے ہیں :

(لا تقبح) یعنی اسے کوئی ایسی بات مت سناؤ جسے آپ ناپسند کرتے ہوں، اور آپ اسے سخت اور ترش اور گندی بات کہیں"

م (150/1).

ر واجب ہے کہ اللہ کا ڈر و تقوی اختیار کرے اور اسے یہ معلوم ہونا چاہیے کہ اس کے لیے بیوی کی کسی ایسے معاملہ میں تذلیل کرنا حلال نہیں جو ماضی میں ہو چکا ہے اور ختم ہو چکا ہو، اور اسے یہ بھی علم ہونا چاہیے کہ اس طرح وہ اپنے ساتھ بھی برا سلوک کر رہا ہے کیونکہ اسے شادی سے قبل اپنی بیوی کی شادی کا علم

ب و ضروری ہے کہ وہ بیوی سے حسن سلوک اور بہتر معاشرت کے ساتھ رہے، اور بیوی کے حقوق کی ادائیگی کرے، اور اسے ایک اہم معاملہ پر متنبہ رہنا چاہیے کہ ظالم شخص کے لیے دنیا میں بھی سزا ہے اور اس کا آخرت میں بھی انجام اچھا نہیں، اور ظلم ان گناہوں میں شامل ہوتا ہے اللہ تعالی نے جن کی سزا

ں رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

و چیزوں کی سزا دنیا میں جلد دی گئی ہے، ایک تو بغاوت اور دوسری والدین کی نافرمانی"

م (196/4) علامہ البانی رحمہ اللہ نے السلسلۃ الاحادیث الصحیحۃ (1120) میں اسے صحیح قرار دیا ہے.

اپنی بیوی کا ماضی نہیں بھولتا، اور وہ اسے ذلیل و رسوا کرنے پر اصرار کرے تو وہ عورت اپنے ذمہ نہ رکھے، بلکہ اسے طلاق دے کر اسے پورے حقوق ادا کر کے فارغ کرے جس پر اتفاق ہوا ہے.

لہ وہ اسے اپنی زوجیت میں بھی رکھے اور اس کے حقوق ادا نہ کرے، یا پھر اسے اپنی زوجیت میں رکھ کر اسے ذلیل و رسوا کرے اور اس کی تحقیر کرتا پھرے تو اس کے لیے حلال نہیں"

مزید استفادہ کے لیے آپ سوال نمبر (41199) اور (10680) کے جوابات کا مطالعہ ضرور کریں.

م :

، کہ وہ اپنی بیوی کو طلاق دینے میں اپنے والدین کی رغبت پر عمل کرے، کہ اگر والدین اسے کہیں کہ بیوی کو طلاق دے دو تو وہ ان کی بات مان کر طلاق دے دے ہاں یہ ہو سکتا ہے جن اسباب کی بنا پر والدین طلاق دینے کا مطالبہ کرتے ہیں وہ اسباب شرعی ہوں، یعنی بیوی کو معصیت و فحاشی کا کام کرے، یا پھ

ستقل فتوی کمیٹی کے علماء کرام سے درج ذیل سوال کیا گیا :

نے والدین کی اجازت سے شادی کی اور شادی کے بعد تین برس تک بیوی کے ساتھ رہا اور اس کی اولاد بھی ہوئی تو والدین نے بغیر کسی سبب اور غلطی کے بیوی کو طلاق دینے کا مطالبہ کر دیا، نہ تو بیوی سے خاوند کے بارہ کوئی گناہ ہوا اور نہ ہی ساس کے ساتھ اور پھر خاوند اور بیوی آپس میں بہت محبت بھی کر۔

یٹی کے علماء کرام کا جواب تھا :

ہیے کہ وہ اپنی ماں سے نیکی و حسن سلوک کرے، اور ماں سے اچھی کلام بھی کرے اور حسب استطاعت ماں کے ساتھ اچھے فعل سے پیش آئے، اور اگر تو اس کی بیوی دینی اور اخلاقی طور پر اسے پسند ہے تو اس کے لیے اسے طلاق دینا واجب نہیں.

شیخ عبد العزیز بن باز.

عبد الرزاق عفیفی.

عبد اللہ بن غدیان.

ء (31/20).

ور شیخ محمد بن صالح العثیمین رحمہ اللہ سے دریافت کیا گیا :

ہے آج کل جو معاشرے میں تعصبات پیدا ہو چکے ہیں "یہ میرا قبیلہ ہے، اور یہ میرا قبیلہ نہیں، اس کا تعلق میرے قبیلہ اور برادری سے اور یہ غیر برادری سے تعلق رکھتا ہے" ایک شخص نے کسی دوسری برادری میں شادی کر لی تو اس کا والد اس پر ناراض ہو کر کہنے لگا اس عورت کو طلاق دو و گرنہ میں میرے

خ رحمہ اللہ کا جواب تھا :

دینی اور اخلاق طور پر پسند ہے تو اسے طلاق نہیں دینی چاہیے، چاہے اس کا والد اسے طلاق دینے کا حکم بھی دے تو وہ اس سلسلہ میں والد کی بات نہ سنے اور اس کی اطاعت مت کرے، اور اس میں وہ نافرمان شمار نہیں ہوگا، بلکہ والد قطع تعلقی کر رہا ہے: کیونکہ اس کا کہنا ہے :

طلاق نہیں دیتے تو میں تم سے تعلق ختم کر لونگا، لہذا اس طرح تو وہ خود قطع رحمی کر رہا ہے، اور اللہ سبحانہ و تعالی کا فرمان ہے :

ے یہ بھی بعید نہیں کہ اگر تمہیں حکومت مل جائے تو تم زمین میں فساد برپا کر دو، اور رشتے ناطے توڑ ڈالو یہ وہی لوگ ہیں جن پر اللہ کی پھٹکار ہے اور جن کی سماعت اور آنکھوں کی روشنی چھین لی ہے محمد (22-23).

و شبہ خاوند اور بیوی میں تفرقہ اور اختلاف ڈالنا اور علیحدگی کی کوشش کرنا زمین میں فساد کے مترادف ہے، اسی لیے اللہ سبحانہ و تعالی نے اس عمل کو جادوگروں کا فعل قرار دیتے ہوئے فرمایا ہے :

ان سے وہ کچھ سیکھتے جس سے خاوند اور بیوی میں جدائی ڈال دیں البقرۃ (102).

جادوگر زمین میں فساد کرنے والے شمار ہوتے ہیں جیسا کہ موسی علیہ السلام نے فرمایا تھا اللہ سبحانہ و تعالی نے ان کا یہ قول نقل کرتے ہوئے فرمایا :

نے ڈالا تو موسی (علیہ السلام) نے فرمایا یہ جو کچھ تم لائے ہو جادو ہے، یقینی بات ہے کہ اللہ تعالی اس کو ابھی درہم برہم کیے دیتا ہے، یقینا اللہ تعالی ایسے فسادیوں کا کام بننے نہیں دیتا یونس (81).

، کو موسی علیہ السلام نے فسادیوں میں شمار کیا، اور ان کا سب سے عظیم جادو خاوند اور بیوی کے درمیان جدائی اور علیحدگی کرانا ہے، اس لیے یہ باپ جو اپنے بیٹے اور بہو کے مابین علیحدگی اور جدائی کی کوشش کر رہا ہے اس کا یہ عمل جادوگروں کے فعل کی جنس سے ہی ہے، اور وہ زمین میں فساد و خرابی پیدا کرنا۔

و باپ اپنے بیٹے کو کہتا ہے کہ بیوی کو طلاق دو و گرنہ وہ اس سے قطع تعلقی کر لیگا، تو اس طرح باپ خود قطع رحمی کر رہا ہے اور زمین میں فساد کا باعث بن رہا ہے، اس لیے وہ درج ذیل آیت کے تحت آتا ہے :

ان باری تعالی ہے :

ے یہ بھی بعید نہیں کہ اگر تمہیں حکومت مل جائے تو تم زمین میں فساد برپا کر دو، اور رشتے ناطے توڑ ڈالو یہ وہی لوگ ہیں جن پر اللہ کی پھٹکار ہے اور جن کی سماعت اور آنکھوں کی روشنی چھین لی ہے محمد (22-23).

ِ نصیحت کرتے ہوئے کہتا ہوں: آپ جو جب اپنی بیوی کا دین اور اخلاق اچھا لگتا اور پسند ہے تو آپ اسے اپنے پاس رکھیں، اور طلاق مت دیں.

حت یہ ہے کہ: وہ اپنے آپ کے متعلق اللہ سے ڈرتا ہوا تقوی اختیار کرے، اور اپنے بیٹے اور بہو کے درمیان جدائی اور علیحدگی کی کوشش مت کرے، اس طرح وہ زمین میں فساد و خرابی پیدا کرنے کا باعث ہوگا، اور اسی طرح اس قطع رحمی میں بھی.

ہیں کہ: آپ جس طرح ہیں اسی طرح رہیں اور بیوی کو ساتھ رکھیں، چاہے آپ کا والد ناراض ہو یا خوش، اور چاہے وہ آپ سے قطع تعلقی کرتا ہے یا صلہ رحمی لیکن اگر بالفرض باپ اپنی اس دھمکی پر عمل درآمد کرتے ہوئے آپ سے قطع تعلقی کر لے تو آپ اس کے پاس جا کر اس سے صلہ رحمی کی کوشش کر

ہو سکتا ہے کچھ لوگ یہ کہیں کہ :

ِ اللہ تعالی عنہ نے اپنے بیٹے کو حکم دیا تھا کہ وہ اپنی بیوی کو طلاق دے، لہذا بیٹے نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم سے بیوی کو طلاق دے دی تھی، اور میں بھی اپنے بیٹے کو حکم دیتا ہوں کہ وہ اپنی بیوی کو طلاق دے دے ؟

کے متعلق ہم یہ عرض کرتے ہیں کہ: اس مسئلہ کے بارہ میں امام احمد رحمہ اللہ سے دریافت کیا گیا: ایک شخص آیا اور کہنے لگا: میرے باپ مجھے اپنی بیوی کو طلاق دینے کا حکم دے رہا ہے ؟

ؤ امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ نے اسے کہا :

"چاہے وہ تجھے حکم بھی دے تو بھی بیوی کو طلاق مت دو"

میرے خیال میں امام احمد رحمہ اللہ نے اس شخص سے دریافت کیا تھا کہ: کیا وہ اپنی بیوی میں رغبت رکھتا ہے یا نہیں ؟

جب اس شخص نے امام احمد رحمہ اللہ کو اپنی بیوی میں رغبت رکھنے کا بتایا تو امام احمد نے فرمایا :

"اسے طلاق مت دو"

ووہ کہنے لگا : کیا عمر رضی اللہ تعالی عنہ نے اپنے بیٹے کو حکم نہیں دیا تھا کہ وہ اپنی بیوی طلاق دے تو بیٹے نے اسے طلاق دے دی تھی ؟

مام احمد رحمہ اللہ کہنے لگے :

کیا تمہارا باپ عمر ہے ؟

ضی اللہ تعالی عنہ نے اپنے بیٹے کو صرف کسی خواہش یا تعصب کی بنا پر طلاق دینے کا حکم نہیں دیا تھا، لیکن یہ حکم کسی ایسے عمل کی بنا پر جس میں انہوں نے مصلحت دیکھی تھی.

خلاصہ کلام یہ ہوا کہ :

نک بیٹے کو اپنی بیوی کا اخلاق اور دین اچھا لگتا ہے اور پسند ہے وہ اپنی بیوی کے ساتھ رہے اور اسے طلاق مت دے چاہے بیٹے کے ماں اور باپ راضی ہوں یا ناراض.

ح (72) سوال نمبر (7).

مزید تفصیلی معلومات حاصل کرنے کے لیے آپ سوال نمبر (44923) اور (47040) کے جوابات کا مطالعہ ضرور کریں.

والله اعلم.

اسلام سوال وجواب

112067